سوال

(381) ہر ہاتھ پھیلانے والا شخص زکوٰۃ کا مستحق نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ہر وہ شخص جو زکوٰۃ کے لیے ہاتھ پھیلائے، اس کا مستحق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر وہ شخص جو زکوٰۃ کے لیے ہاتھ پھیلائے اس کو مستحق زکوٰۃ قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ بعض لوگ مال جمع کرنے کے لیے ہاتھ پھیلایا کرتے ہیں، حالانکہ وہ غنی ہوتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ جب قیامت کے دن آئیں گے، تو ان کے چہرے پر گوشت کی بوٹی تک نہ ہوگی۔ ایسا شخص قیامت کے دن، جب سب گواہ کھڑے ہوں گے، اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے کی ہڈیاں نظر آرہی ہوں گی۔ والعیاذ باللہ

اس مناسبت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ» (صحیح مسلم، الزکاة، باب کراہة المسألة للناس، ح: ۱۰۴۱)

''جو اپنے مال میں اضافے کے لیے لوگوں سے ان کے اموال کا سوال کرے، تو وہ آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے، اب اس کی مرضی ہے کہ کم کرے یا زیادہ۔''

اس مناسبت سے میں ان لوگوں کو تنبیہ کرتا ہوں جو لوگوں سے چمٹ کر سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ دولت مند ہوتے ہیں بلکہ میں ہر اس شخص کو تنبیہ کرتا ہوں، جو مستحق زکوٰۃ نہ ہو مگر زکوٰۃ قبول کرلے اور میں اس سے کہتا ہوں کہ اگر تو نے زکوٰۃ لے لی، حالانکہ تو اس کا مستحق نہ تھا، تو یا د رکھ تو حرام کھا رہا ہے۔ والعیاذ باللہ۔ بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«من يستغني يغنه الله ومَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰه» (صحیح البخاري، الزکاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى، ح: ۱۴۲۷ و صحیح مسلم، الزکاة، باب فضل التعفف والصبر، ح: ۱۰۵۳ واللفظ له)

''جو شخص بے نیازی اختیار کرے، اللہ اسے بے نیاز عطاء فرد یتا ہے اور جو شخص عفت اختیار کرے اللہ اسے عفت و پاکی دے کر سرخرو فرماتا ہے۔''

لیکن جب کوئی شخص آپ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور آپ کا ظن غالب یہ ہو کہ یہ شخص مستحق ہے اور آپ اسے زکوٰۃ دے دیں تو آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور آپ بری الذمہ ہو

جائیں گے مگر بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق نہیں تھا، تو زکوٰۃ دوبارہ ادا نہیں کی جائے گی۔ اس کی دلیل اس شخص کا قصہ ہے جس نے مال صدقہ کرنا چاہا تو پہلے ایک زانی عورت کو دے دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانی عورت کو صدقہ دے دیا گیا ہے۔ اس نے کہا الحمد للہ، پھر اس نے دوسری رات صدقہ کیا تو صدقہ ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک چور کو صدقہ دے دیا گیا ہے، پھر اس نے تیسری رات ایک دولت مند آدمی کو صدقہ دے دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک دولت مند شخص کو صدقہ دے دیا گیا ہے۔ اس نے زانی عورت، چور اور دولت مند کو صدقہ دیے جانے پر الحمد للہ کہا۔ تو اس سے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس مال کی وجہ سے جو تو نے زانی عورت کو دیا ہے، وہ زنا سے باز آجائے، ہو سکتا ہے کہ چور اس مال کی وجہ سے چوری کو ترک کر دے اور ہو سکتا ہے کہ دولت مند شخص نصیحت حاصل کر کے خود بھی صدقہ کرنا شروع کر دے۔

بھائی! دیکھو اگر نیت صادق ہو تو اس پر کیسے ثمرات مرتب ہوتے ہیں، لہٰذا اگر آپ کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دیتے دیں جو آپ سے سوال کرے اور اسے دے دینے کے بعد معلوم ہو کہ جسے آپ نے فقیر سمجھا تھا وہ تو دولت مند شخص تھا تو مغالطہ کی بنیاد پر اس صورت میں زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ358

محدث فتویٰ